سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

جمعتہ المبارک، 19- نومبر 2021

(یوم الجمع، 13- ربیع الثانی 1443ھ)

سترہویں اسمبلی: سینتیسواں اجلاس

جلد 37 : شمارہ 2

97

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 19-نومبر 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ صنعت، تجارت وسرمایہ کاری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آر نوٹس

سرکاری کارروائی

رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ **ایک وزیر** میٹرو بس سسٹم لاہور کے لئے دریائے راوی کے اوپر پُل کی تعمیر کے ضمن میں آڈٹ سال 2017-18 کی پرفارمنس آڈٹ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ **ایک وزیر** پنجاب (جنوبی) کی 190 یونین کونسلوں کے حسابات کے ضمن میں آڈٹ سال 2018-19 کی آڈٹ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

99

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا سینتیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،19۔نومبر 2021

(یوم الجمع،13۔ربیع الثانی 1443ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں صبح 11 بج کر 50 منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo

بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ
يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ
اَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ وَ
لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ
وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۷﴾

سورۃ الاعمران۔آیات نمبر(76-77)

ہاں کیوں نہیں، جو شخص اپنے اقرار کو پورا کرے اور پرہیز گار بنا رہے تو اللہ بھی پرہیز گاروں کو دوست رکھتا ہے0 جو لوگ اللہ کے اقراروں اور اپنی قسموں کو بیچ ڈالتے ہیں اور ان کے عوض تھوڑی سی قیمت حاصل کرتے ہیں، ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں0 ان سے اللہ نہ تو کلام کرے گا اور نہ قیامت کے دن ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کو دکھ دینے والا عذاب ہو گا0

وَمَا علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

ایسا کوئی محبوب نہ ہوگا، نہ کہیں ہے
بیٹھا ہے چٹائی پہ مگر عرش نشیں ہے
ملتا نہیں کیا کیا دو جہاں کو ترے در سے
اک لفظ "نہیں" ہے کہ ترے لب پہ نہیں ہے
تو چاہے تو ہر شب ہو مثالِ شبِ اسریٰ
تیرے لئے دو چار قدم عرشِ بریں ہے
دل گریہ کناں اور نظر سوئے مدینہ
اعظم ترا اندازِ طلب کتنا حسیں ہے

حلف

نو منتخب ممبر کا حلف

جناب چیئر مین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: ایوان میں ایک نو منتخب ممبر جناب یوڈ سٹر چوہان حلف لینے کے لئے موجود ہیں۔ جناب یوڈسٹر چوہان آپ اپنی نشست کے سامنے حلف لینے کے لئے کھڑے ہو جائیں اور حلف لینے کے بعد ممبران کے رجسٹر پر دستخط ثبت فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر نو منتخب ممبر پنجاب اسمبلی جناب یوڈسٹر چوہان نے حلف لیا
اور ممبران کے حلف رجسٹر پر دستخط ثبت کئے)

جناب چیئر مین: آج کے ایجنڈے پر محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری سے متعلق سوالات ہیں لیکن منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں جبکہ پارلیمانی سیکرٹری بھی ملک سے باہر ہیں اس لئے وقفہ سوالات pending کرتے ہیں اور ہم Zero Hour کی طرف چلتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر متعلقہ وزیر اور پارلیمانی سیکرٹری کی عدم موجودگی
کی بناء پر وقفہ سوالات مؤخر ہوا)

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب چیئر مین! یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے کہ وزیر صاحب ہیں نہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبان تو پھر اجلاس کس مقصد کے لئے بلایا گیا ہے؟

پوائنٹ آف آرڈر

جناب محمد ارشد جاوید: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، فرمائیں!

رحیم یار خان میں گنے کے کاشتکاروں سے انتظامیہ کا ناروا سلوک

جناب محمد ارشد جاوید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئر مین! اس وقت سندھ پنجاب بارڈر پنجاب سے سندھ کی شوگر ملوں کو گنے کی ترسیل کے سلسلے میں زمینداروں کے احتجاج کی وجہ سے seal ہے جس کے باعث میلوں لمبی گاڑیوں کی قطاریں لگی ہوئی ہیں۔ چونکہ سندھ میں گنے کا

ریٹ 250روپے فی من ہے جبکہ پنجاب کا 225روپے فی من ہے۔ ضلع رحیم یار خان کے ملز مالکان مقامی انتظامیہ کو ناجائز طور پر استعمال کرتے ہوئے زمینداروں کو انتہائی بے عزت کر رہے ہیں، انہیں مارا پیٹا جا رہا ہے اور کنڈوں کے سامنے excavator کے ذریعے کھڈے لگا دیئے ہیں۔ ہائی کورٹ کا فیصلہ زمینداروں کے حق میں ہے جبکہ کین کمشنر کا فیصلہ بھی گنے کے کاشت کاروں کے حق میں ہے کہ اوپن مارکیٹ میں جہاں زمینداروں کو گنے کا ریٹ زیادہ ملے وہ اپنا گنا وہاں لے جائیں لیکن ضلع رحیم یار خان کے ملز مالکان گنے کے زمینداروں کے ساتھ انتہائی ناروا سلوک کر رہے ہیں۔ میری اس ہاؤس کے توسط سے آپ سے گزارش ہے کہ مقامی انتظامیہ کو منع کیا جائے کہ وہ زمینداروں کو اپنا گنا سندھ میں فروخت کرنے کے لئے لے جانے دیں وگرنہ وہاں پر لاء اینڈ آرڈر کا بڑا مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے۔ اس وقت بھی وہاں پر ٹریفک بلاک ہونے کی وجہ سے گاڑیوں کی میلوں لمبی قطاریں لگی ہوئی ہیں۔ میری یہ گزارش ہے کہ اس مسئلہ کو حل کیا جائے۔

جناب چیئرمین! میری دوسری گزارش یہ ہے کہ ضلع رحیم یار خان میں اس وقت پانی کی شدید قِلت ہے۔ ضلع رحیم یار خان صوبہ پنجاب کو بہت زیادہ گندم پیدا کر کے دیتا ہے لیکن وہاں پر اس وقت پانی zero ہے اور نہریں بند ہیں جبکہ گندم کی کاشت کا وقت ختم ہو رہا ہے۔ ایک دن گندم کی کاشت میں تاخیر ہونے سے کم از کم ایک من فی ایکڑ پیداوار کم ہو جاتی ہے۔ یہ فوڈ سکیورٹی کا مسئلہ ہے لہٰذا اس پر بھی توجہ فرمائی جائے۔ مہربانی ہو گی۔

جناب چیئرمین: وزیر آب پاشی اس وقت موجود نہیں ہیں لیکن اس وقت آپ کے پہلے پوائنٹ پر میں، آپ اور لاء منسٹر صاحب اجلاس کے بعد بیٹھ جاتے ہیں اور لاء منسٹر صاحب سے request کرتے ہیں کہ وہ اس مسئلہ کو حل کریں تاہم آپ لاہور ہائی کورٹ کا فیصلہ منگوا لیں۔

جناب محمد ارشد جاوید: جناب چیئرمین! میرے پاس لاہور ہائی کورٹ کا فیصلہ موجود ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ لاہور ہائی کورٹ کے فیصلے کو بھی سامنے رکھ لیں گے اور لاء منسٹر صاحب سے request کی جائے گی۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

بھیرہ انٹر چینج پر تاریخی شیر شاہ سوری مسجد کی تزئین وآرائش کرنے کا مطالبہ

جناب صہیب احمد ملک: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ، ایک بہت ہی ضروری مسئلہ ہے اس ہاؤس کے اندر I am sure جتنی بھی دنیا جو لاہور سے اسلام آباد جاتی ہوگی وہ بھیرہ انٹر چینج پر رُکتی ہوگی۔ وہاں پر ایک replica بادشاہی مسجد ہے جو کہ شیر شاہ سوری کے دور میں بنی تھی۔ اس مسجد کے لئے سابقہ حکومت نے 18-2017 میں تین کروڑ روپے کی گرانٹ دی تھی۔ اب معاملہ یہ ہے کہ اس تاریخی شیر شاہ سوری مسجد جسے "بگوی خاندان" نے سنبھال کر رکھا ہوا ہے تو گزارش یہ کرنی ہے کہ اس مسجد کی تزئین و آرائش کے already معاملات چل رہے تھے جو کہ بہت زیادہ خراب ہو گئے ہیں تو میری اس ہاؤس سے request ہوگی کہ خدارا! منسٹر اوقاف یا لاء منسٹر صاحب کوئی ایک ٹیم بنا کر "شیر شاہ سوری مسجد" کے جو معاملات ہو رہے ہیں، پر فوری توجہ دی جائے۔ اس مسجد کی paint کی حالت بھی خراب ہے، اس مسجد کے دروازے، کھڑکیوں اور پرانی چیزوں کو سنبھالنے کی طرف بھی توجہ دی جائے کیونکہ وہ ہمارے ملک اور ہمارے حلقے کے لئے ایک بہت بڑی tourist destination ہے تو میری آپ سے یہ humble request ہوگی کہ kindly look into this اور please اس مسئلہ کو حل کروائیں۔ I will be grateful sir. Thank you very much.

جناب چیئرمین: ملک صاحب! متعلقہ منسٹر صاحب نہیں ہیں لیکن لاء منسٹر صاحب اس کو note فرما رہے ہیں اور وہ انہیں دے دیں گے۔ یوڈسٹر چوہان صاحب ہمارے نئے ممبر نے آج حلف اٹھایا ہے تو چوہان صاحب! آپ نے maiden speech کرنی ہے؟ اگر آپ نے پہلی دفعہ اسمبلی میں speech کرنی ہے تو بات کر لیں۔

جناب یوڈسٹر چوہان: شکریہ، جناب چیئرمین! السلام علیکم!، نمستے، good afternoon اور سسری کال۔ میں سب سے پہلے وزیر اعظم جناب عمران خان اور وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے جنوبی پنجاب میں خاص طور پر اقلیتوں کے لئے اور ہندو اقلیت کے لئے جو ایک سیٹ کی کمی تھی اسے پورا کیا۔ میں اپنی کمیونٹی کی طرف سے، اپنے

علاقے کی طرف سے، اپنے مسلم بھائیوں کی طرف سے اور کرسچئن کمیونٹی کی طرف سے ان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین! میں وزیراعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ جنوبی پنجاب سیکرٹریٹ کا قیام عمل میں لائے اور جنوبی پنجاب کی محرومیوں کو ختم کرنے کے لئے عملی اقدام اٹھایا۔ آپ کو پتا ہے کہ جنوبی پنجاب پسماندہ علاقہ ہے۔ یہاں پاکستان میں ہندو کمیونٹی اور کرسچئن کمیونٹی رہ رہی ہے لیکن ہندو کمیونٹی کی بہت بڑی تعداد قیام پاکستان سے پہلے کی موجود ہے اور وہاں سے ہمارے ایم پی ایز بھی بنتے آئے ہیں۔ میں اپنی ٹیم کا، اپنی تنظیم کی ٹیم کا اور ورکرز کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے میرا ساتھ دیا اور مجھے پنجاب اسمبلی کے ایوان تک اللہ کی مرضی سے پہنچایا۔ میں شکریہ ادا کرتا ہوں فرزندان رحیم یار خان محترم خسرو بختیار اور محترم ہاشم جواں بخت صاحبان اور اعجاز عالم آگسٹن صاحب کا جنہوں نے especially تاریخ میں پہلی دفعہ ہندو کمیونٹی کے کانجو محلہ کے لئے 10 کروڑ روپے کے فنڈز کا اجراء کیا اور کرشنا مندر ماڈل کا ایک تحفہ انسانی حقوق محکمہ کی طرف سے ہمیں ملا۔

جناب چیئرمین! میں دوبارہ سے شکریہ ادا کرتا ہوں اپنی قوم کا جنہوں نے میرا ساتھ دیا، جناب عمران خان صاحب کی ٹیم کا ساتھ دیا اور ہم یہاں پہنچے ہیں۔ میں اس ایوان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جہاں میرے بھائی موجود ہیں، میرے پارٹی ممبران، میرے رشتہ دار، میرے دوست، میرے ملک کے دوست تو میں انہیں بھی salute پیش کرتا ہوں کہ یہ میرے ساتھ شانہ بشانہ چلے۔ میں کوشش کروں گا اپنی قوم کے لئے، اپنے لوگوں کے لئے، اپنے ملک کے لئے کہ پاکستان کی خدمت کروں چاہے وہ اقلیتیں ہوں یا اکثریتی ہوں۔ ہم اپنے ملک کا نام روشن کریں گے، پاکستان کا نام روشن کریں گے اور اسے دنیا میں ایک چمکتا ہوا ستارہ بنائیں گے تاکہ ہمارے لوگ پاکستان میں محنت کریں، یہیں سے ہمارے لوگ پارلیمنٹ تک پہنچیں گے، خاص طور پر ضلع رحیم یار خان اور جنوبی پنجاب سے لوگ یہاں آئیں گے۔

جناب چیئرمین! میں دوبارہ سے آخر میں salute پیش کرتا ہوں جناب عون عباسی بپی صاحب کو جو ہمارے سنیٹر ہیں اور اپنی تنظیم سازی کے لئے بہتر انداز میں کام کر رہے ہیں۔ ہمارے electable جو یہاں موجود ہیں، ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور ضلع رحیم یار خان کے لوگوں کا

بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ وہاں کی لیڈر شپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہندو کمیونیٹی اور کرسچئین کمیونٹی کا ساتھ دیا۔ میں آخر میں دوبارہ اپنے ملک کے لئے، اپنے لوگوں کے لئے اور اپنی قوم کے لئے دعا گو ہوں۔ شکریہ۔ پاکستان زندہ باد

زیرو آر نوٹس

جناب چیئرمین: اب ہم ایجنڈے کے مطابق آگے چلتے ہیں اور پہلا زیرو آر نوٹس نمبر 499 جناب سمیع اللہ خان کا ہے جو کہ پیش ہو چکا ہے لیکن اس نوٹس کے جواب کے لئے متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری ملک تیمور مسعود موجود نہیں ہیں لہٰذا اسے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 544 جناب صہیب احمد ملک کا ہے اور یہ پیش ہو چکا ہے جو کہ محکمہ صحت سے متعلق ہے لیکن منسٹر صاحبہ موجود نہیں ہیں اس لئے اسے بھی pending کرتے ہیں۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 557 جناب ناصر محمود کا ہے جو کہ پیش ہو چکا ہے اور اس کے جواب کے لئے محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ کے پارلیمانی سیکرٹری تشریف نہیں رکھتے جس کے باعث اسے بھی pending کرتے ہیں۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 564 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے جو کہ پیش ہو چکا ہے لیکن جواب کے لئے پارلیمانی سیکرٹری موجود نہیں ہیں جس کی وجہ سے اسے بھی pending کرتے ہیں۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 566 چودھری وقار احمد چیمہ اور جناب محمد ارشد ملک کی طرف سے پیش ہو چکا ہے لیکن وزیر تحفظ ماحول موجود نہیں ہیں اس لئے اسے بھی pending کرتے ہیں۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 567 محترم محمد معظم شیر اور محترمہ ساجدہ بیگم کی طرف سے پیش ہو چکا ہے جو کہ محکمہ صحت سے متعلقہ ہے لیکن محترمہ منسٹر صاحبہ موجود نہ ہیں جس کی وجہ سے اسے بھی pending کرتے ہیں۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 606 محترمہ شازیہ عابد کی طرف سے پیش ہو چکا ہے جو کہ محکمہ صحت کی وزیر محترمہ یاسمین راشد سے متعلق ہے لیکن ان کی عدم موجودگی کے باعث اسے بھی pending کرتے ہیں۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 612 محترمہ نیلم حیات ملک کی طرف سے پیش ہو چکا ہے لیکن وزیر صحت محترمہ یاسمین راشد صاحبہ کی عدم موجودگی کی وجہ سے اسے بھی pending کرتے ہیں۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 615 محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

یکساں نصاب تعلیم کے تحت شائع ہونے والی اسلامیات کی کتب میں فاش اغلاط کا انکشاف

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ بحوالہ روزنامہ "جنگ" 26 ستمبر 2021 کی خبر کے مطابق یکساں نصاب تعلیم کے تحت شائع ہونے والی کتاب میں کلمہ دوئم کے مکمل الفاظ شامل نہیں ہیں۔ تیسری جماعت کی اسلامیات کی شائع کتاب میں کلمہ شہادت کے ترجمے میں اللہ تعالیٰ کی واحدانیت نہیں لکھی گئی۔ اسلامیات کی کتاب کے ایڈیشن 2022 - 2021 کے صفحہ 16 پر مکمل کلمہ موجود نہیں ہے۔ ان فاش غلطیوں کی وجہ سے مسلمانوں کے تمام حلقوں میں تشویش پائی جاتی ہے۔ لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: وزیر سکولز ایجوکیشن مراد راس صاحب موجود نہیں ہیں لہٰذا زیرو آر نمبر 615 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نمبر 616 محترمہ عظمیٰ کاردار کی طرف سے ہے۔

صوبہ میں غیر قانونی چنگ چی رکشوں کی بھرمار

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" مورخہ 5 ستمبر 2021 کی خبر کے مطابق لائسنس، نہ نمبر پلیٹ، چنگ چی رکشے عذاب بن گئے، کم عمر، اناڑی ڈرائیورز کے سڑکوں پر کرتب، شہریوں کی طرف سے کارروائی کرنے کی استدعا کی گئی ہے۔ چنگ چی رکشے ڈرائیور نمبر پلیٹ اور لائسنس کے سوال پر سو بہانے بناتے ہیں۔ کسی کے پاس وقت نہیں تو کوئی دیہاڑی دار ہونے پر اس کی ذمہ داری مالک پر ڈال دیتے ہیں۔ لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! I oppose it

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی(جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! اگر محترمہ نے اس پر کوئی بات کرنی ہے تو وہ کرلیں پھر میں بعد میں اس کا جواب دے دوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! آپ بات کرلیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! چنگ چی رکشوں کا مسئلہ ہر علاقے میں موجود ہے۔ یہ اپنے رکشے سڑکوں پر اندھا دھند چلاتے ہیں اور کرتب دکھاتے ہیں لیکن ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا۔ نہ ان کی رجسٹریشن ہوتی ہے اور نہ ہی رکشوں پر نمبر پلیٹ لگی ہوتی ہے۔ اگر یہ پکڑے بھی جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو ڈرائیور ہیں اس کا مالک کوئی اور ہے اس کو جاکر پکڑیں۔ بیچارے شہریوں کے لئے یہ مسئلہ بہت بڑا عذاب بن چکا ہے۔ شہری لوگ جب اپنے کاموں کے لئے جاتے ہیں تو بہت مشکل میں آجاتے ہیں۔ ٹریفک کا رش بہت ہوتا ہے اور ان رکشوں کی وجہ سے ایکسیڈنٹس بھی بہت ہوتے ہیں۔ لہٰذا ان کا سدباب ہونا چاہئے اور کوئی ایسا طریق کار بنانا چاہئے کہ یہ بھی کسی قواعد وضوابط کے تحت چلیں۔ سب سے پہلے تو ان کی رجسٹریشن ہونی چاہئے دوسرا یہ کہ جو یہ کرتب دکھاتے ہیں، رکشوں کو آگے پیچھے اور زگ زیگ کرکے ٹریفک کو disturb کرتے ہیں جس سے لوگ پریشان ہوتے ہیں تو ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے۔ لہٰذا اس کا سدباب ہونا لازم ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی(جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! شکریہ۔ محترمہ نے جن خدشات کا اظہار کیا ہے وہ کافی حد تک درست ہیں، یہ تو اس کا ایک پہلو ہے۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ کیا ان کے خلاف کوئی کارروائی کی جاتی ہے یا نہیں؟ میرا concern اس سے ہے۔ میں یہاں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جو انہوں نے فرمایا ہے کہ ان کی رجسٹریشن نہیں ہوتی تو وہ درست نہ ہے۔ اس وقت تک ایکسائز ڈیپارٹمنٹ نے ایک لاکھ 14 ہزار 8 سو 58 رکشوں کی رجسٹریشن کی ہے۔ جنوری سے لے کر اکتوبر تک پولیس نے 4 لاکھ 26 ہزار 21 چالان کئے ہیں۔ ان میں سے 6 ہزار 742 کم عمری والوں کے خلاف چالان کئے گئے ہیں۔ 11 ہزار 254 ٹریفک رولز کی violation کرنے پر چالان کئے گئے ہیں۔ 17 ہزار 882 چالان overspending کے

حوالے سے کئے گئے ہیں۔ ایک لاکھ 62 ہزار 481 چالان بغیر لائسنس والوں کے خلاف کئے گئے ہیں۔ 80 ہزار 721 چالان without رجسٹریشن والے ہیں۔ میں گزارش یہ کرنا چاہتا تھا کہ محترمہ کا concern اپنی جگہ پر درست ہے لیکن میں یہ بات واضح کرنا چاہتا تھا کہ اگر خلاف ورزی ہوتی ہے تو متعلقہ ادارے ان کے خلاف کارروائی کرتے ہیں۔ اس کے باوجود میں محترمہ کو یقین دلاتا ہوں کہ موجودہ قرارداد آنے کے بعد اِنشاء اللہ متعلقہ اداروں کو ہدایت کی جائے گی کہ مزید مؤثر طریقے سے اس پر کارروائی کریں اور جو لوگ یہ خلاف ورزی کرتے ہیں مؤثر طریقے کے ساتھ ان سے نمٹا جائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: اس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا یہ dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس جناب صہیب احمد ملک کا ہے اس کا نمبر 641 ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! جو محترمہ نے زیرو آر پیش کیا تھا اس کو میں نے oppose کیا تھا۔

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بھیرہ میں گائناکالوجسٹ کی عدم موجودگی

جناب صہیب احمد ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بھیرہ (سرگودھا) میں گائنی ڈاکٹر نہ ہونے کے باعث خواتین مریضوں کو اپنی پیچیدہ امراض خصوصاً زچگی کے علاج کے لئے شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ کچھ عرصہ قبل عوام کو ہسپتال میں 3 گائناکالوجسٹ کی تقرری کی نوید سنائی گئی تھی مگر انہوں نے بھیرہ ہسپتال کی joining سے انکار کر دیا ہے۔ حکومت کی طرف سے مریضوں کو علاج معالجہ کے لئے ہر قسم کی مشینری سہولیات اور آلات فراہم کئے گئے ہیں جو استعمال نہ ہونے سے بے کار ہو رہے ہیں۔ لہٰذا اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحبہ نہیں ہیں لہٰذا زیرو آر نوٹس نمبر 641 کو pending کیا جاتا ہے۔

اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 642 جناب محمد صفدر شاکر کا ہے۔ ان کی request آئی ہے لہٰذا اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 645 جناب محمد طاہر پرویز اور جناب واثق قیوم عباسی کی طرف سے ہے۔ ان کی request آئی ہے لہٰذا اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 653 جناب محمد عبداللہ وڑائچ کا ہے۔

فیصل آباد کے علاقے مکوآنہ میں فائر ورکس کی فیکٹری میں دھماکا

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ روزنامہ "ڈان" مورخہ 3 نومبر 2021 کی خبر کے مطابق فیصل آباد کے علاقہ مکوآنہ (Makoana) میں فائر ورکس کی فیکٹری میں دھماکہ ہوا جس سے تین مزدور زخمی ہوئے۔ ان میں سے ایک خاتون ورکر جاں بحق ہوگئی۔ یاد رہے کہ فیصل آباد کے مختلف علاقوں میں ایسے حادثات ہوتے رہتے ہیں اور قیمتی انسانی جانوں کا نقصان بھی ہوتا ہے لیکن ابھی تک حکومت کے متعلقہ ادارے کی طرف سے کوئی حفاظتی اقدامات نہیں اٹھائے گئے۔ ان فیکٹریوں کے ورکرز کی حفاظت کے لئے ضروری اور فوری اقدامات اٹھانے کی اشد ضرورت ہے۔ لہٰذا اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ نہیں ہیں لیکن اگر آپ بات کرنا چاہتے ہیں تو بات کر لیں۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب چیئرمین! اس کو pending کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی، اس کو pending کرتے ہیں۔ اب ہم Adjournment Motion لیتے ہیں جناب محمد معظم شیر!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، ٹائم ہے ایجنڈا چلا لیں پھر پوائنٹ آف آرڈر لے لیتے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! جب کوئی منسٹر نہیں آتا اور کوئی دلچسپی نہیں لیتا تو ہاؤس کو بند کر دیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی! آپ صحیح فرما رہے ہیں۔ جی، جناب سمیع اللہ خان!

پوائنٹ آف آرڈر

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، رانا محمد اقبال خان!

ایوان میں وزراء اور پارلیمانی سیکرٹریز کی عدم موجودگی

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! یہ صورتحال اس ہاؤس کے تقدس کو پامال کرنے کے مترادف ہے جب سوالات آتے ہیں تو ان کے وزیر صاحبان نہیں ہوتے اور پارلیمانی سیکرٹری صاحبان بھی نہیں ہوتے تو یہ کام کیسے چلے گا؟ ہمیں لوگ کیا کہیں گے کہ آپ وہاں کیا کرنے کے لئے جاتے ہیں؟ جبکہ وہاں منسٹر صاحبان جن کے متعلقہ سوالات ہوں وہ تشریف بھی نہ لائیں یا وہ کوئی درخواست بھی نہ دیں، پارلیمانی سیکرٹری بھی نہیں ہے بڑے افسوس کی بات ہے۔

جناب چیئرمین: جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میں نے بھی اسی حوالے سے بات کرنی ہے۔ راجہ صاحب اکٹھا جواب دے دیں۔۔۔

جناب چیئرمین: اگر اسی سے relevant ہے تو آپ بات کر لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں رانا محمد اقبال خان کی بات کو ہی آگے بڑھاتے ہوئے کہوں گا کہ آج آپ باقی بزنس کو چھوڑ دیں۔ آپ زیرو آر کو دیکھیں اس میں تقریباً چودہ نوٹسز تھے اور اس میں گیارہ نوٹسز ایسے ہیں جن کے متعلقہ منسٹرز صاحبان ہیں وہ یہاں پر موجود نہیں ہیں۔ چونکہ قوم میڈیا سے ہی تاثر لیتی ہے تو میڈیا ہمارے ایک ایک دن کا حساب کرتا

ہے۔ آپ کا تواتر کے ساتھ ہر ہفتے، ہر ماہ حساب کرتا ہے، ایک دن جو ایم پی اے نے اجلاس attend کیا تو اس کا اتنا خرچہ آ گیا حالانکہ ہمیں گلہ ہے کہ پاکستان کے اور اداروں کا میڈیا نے کبھی بھی ایک سال کا حساب ایک خبر کے طور پر نہیں چھاپا لیکن ہمارے ایک دن کے جو اخراجات ہیں اس کا حساب لیا جاتا ہے۔ کیا یہ ذمہ داری جو ہم سب کی ہے تو کیا یہ منسٹرز کی ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ اس تاثر کو زائل کریں۔ کیا اس ہاؤس میں صرف لاء منسٹر جناب محمد بشارت راجہ صاحب کا موجود ہونا ضروری ہے یا منسٹر چودھری ظہیر الدین صاحب بیٹھے ہیں عموماً average ان دو کے علاوہ ایک یا دو منسٹرز صاحب ہوتے ہیں۔ کیا ساری اسمبلی کا بوجھ ان پر ہے؟ کیا سارے ڈیپارٹمنٹس کا جواب ان دونوں نے دینا ہے یا منسٹر جناب محمد بشارت راجہ صاحب نے دینا ہے؟

جناب چیئرمین! میں یہ بھی سمجھتا ہوں اور میں یہاں آپ کے سامنے بات رکھوں گا کہ تین سال بعد منسٹرز اور ایم پی ایز، calculate کرتے ہیں حکومت کی کارکردگی، آج یہ جو سیٹیں خالی ہیں یہ سیٹیں اس لئے خالی ہیں کہ پی ٹی آئی کی حکومت وہ بھلے وفاقی میں ہو یا پنجاب میں عوام کو deliver نہیں کر سکی۔ اس لئے ان سیٹوں پر سناٹا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! ان کی کارکردگی اچھی ہے یا بُری ہے اس کا یقیناً فیصلہ جا کر الیکشن میں ہو گا لیکن ان کے رویئے تو ابھی سے شکست خوردہ ہیں، یہ ابھی سے ہار مان چکے ہیں اور ایک یا دو منسٹرز کو آگے لگا کر بزنس کا یہ حال کرتے ہیں تو پھر وہ خبریں لگیں گی کہ اجلاس ہوا 371 کا ایوان ہے اور اتنا خرچہ آ گیا۔ public importance کے جو issues ہیں آپ دیکھیں کہ میرا اپنا زیرو آر پہلے نمبر پر ہے اور اگر آپ اس کی date دیکھ لیں تو تقریباً اس نوٹس کو چار سے چھ ماہ ہو گئے ہیں منسٹر صاحب نے جواب نہیں دیا۔ میں نے راولپنڈی کی رنگ روڈ سکینڈل پر زیرو آر دیا تھا۔ میری خواہش یہ ہے کہ اگر میں اکیلا راولپنڈی رنگ روڈ پر تقریر کروں، میں اعتراضات اٹھاؤں، وہاں پر جو کرپشن ہوئی ہے اس کی بات کروں اور آگے سے اس کی وضاحت کوئی نہ کر سکے، منسٹر ہو گا تو میری باتوں کا جواب دے گا۔ ہو سکتا ہے کہ میں الزام بھی لگاؤں وہ اس کو clarify کریں گے لیکن چھ ماہ سے اس ہاؤس کے اندر وہ منسٹر موجود نہیں ہے اور وہ جواب دینے کے لئے نہیں آتا۔ یہ میں ایک مثال دے رہا ہوں اور ایسی بے شمار ہماری تحریک التوائے کار ہوں تو ہمیں صرف لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے جواب مل جاتا ہے باقی کسی کا اس میں کوئی جواب نہیں ملتا۔ میں نے چونکہ

ایک اسمبلی اور دیکھی ہوئی ہے مجھے یاد ہے کہ لاءمنسٹر جناب محمد بشارت راجہ صاحب بھی اسی اسمبلی کا حصہ تھے چودھری صاحب بھی اسی اسمبلی کا حصہ تھے وہ پانچویں سال تک یہ نشستیں آباد تھیں اگر ان کو میری بات یاد ہو تو یہ پانچویں سال تک یہ منسٹرز کی سیٹیں بھری ہوتی تھیں۔ کیا وجہ ہے کہ یہ تین سال بعد دلچسپی چھوڑ گئے ہیں ؟ اب میں سیاسی بات کر چکا ہوں اور اگر اس کے علاوہ کوئی وجہ ہے تو انہیں اپنی صفوں کو درست کرنا چاہئے اور یہاں منسٹرز کی حاضری پوری ہونی چاہئے۔ بہت شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے دو حوالے سے بات کی ایک تو منسٹرز صاحبان کی غیر حاضری کے حوالے سے ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پر کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہے اور منسٹرز صاحبان کو یہاں پر حاضر ہونا چاہئے، انہیں اپنا بزنس take up کروانا چاہئے اور اس کا جواب دینا چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! آپ کو یاد ہو گا کہ اسی ایوان میں یہ طے پایا تھا کہ محکموں کے سیکرٹریز جب تک نہیں آئیں گے تو اس وقت ان کے ڈیپارٹمنٹ سے متعلق بزنس take up نہیں کیا جائے گا۔ وہ ایک یا دو دن ہم نے دیکھا یا، اب جب آپ Question Hour شروع کرتے ہیں تو آپ کو point out کیا جائے تو آپ پوچھ لیتے ہیں کہ کیا سیکرٹری صاحب موجود ہیں یا نہیں۔ اس لئے ایک تو میری یہ استدعا ہے کہ آئندہ کے لئے یہ آپ طے کر لیں کہ جس محکمے سے متعلق Question Hour ہو گا تو وہ concerned secretary اجلاس شروع ہونے سے پہلے اسمبلی سیکرٹریٹ میں آ کر بتائے گا کہ آج میرا بزنس take up ہو رہا تھا اور میں آ گیا ہوں، ایک تو یہ کر لیں۔ دوسرا میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ ایک دفعہ پھر آپ کی طرف سے یہ رولنگ آنی چاہئے کہ concerned Ministers کو یہاں پر موجود ہونا چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ عوام نے ہمیں منتخب کر کے بھیجا اور ہم پورے پنجاب کی آبادی میں سے 371 لوگ elect ہو کر آئے اور 371 میں سے پھر 35 لوگ ایسے آئے یا 36 لوگ ایسے آئے یا جو منسٹرز کی تعداد ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے عزت بخشی اور ذمہ داری دی کہ آپ نے یہ ذمہ داری پوری کرنی ہے۔ میں انتہائی دکھ

کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں کہ بارہا request کرنے کے باوجود اس سلسلے کو ہم streamline نہیں کر سکے۔ میری آپ سے استدعا ہو گی کہ آپ ایک دن، جس طرح زیرو آر کی بات ہوئی اور جناب سمیع اللہ خان صاحب نے بات کی تو یہ رنگ روڈ کا معاملہ پچھلے چھ مہینے سے چل رہا ہے، آپ ایک دن مقرر کر لیں اور concerned Minister کو کہیں کہ آج ہم نے کوئی اور بزنس نہیں لینا اور یہ جو زیرو آر کا بزنس pending چلا آرہا ہے آپ اس کو clear کرائیں۔ ایک دن مقرر کر لیں مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں باقی بزنس ہم چھوڑ دیں گے لیکن at the end of the day جب اسمبلی کی کارکردگی کے متعلق لکھا جائے گا تو اس میں جہاں ہمارا رول ہے اور جہاں اپوزیشن کا رول ہے تو وہاں آپ کا بھی رول ہے اور کارکردگی آپ نے چھاپنی ہے۔ اس میں لکھا جائے گا کہ آپ نے کتنے question disposed of کئے، وہاں پر لکھا جائے گا کہ آپ نے کتنی Privilege Motions disposed of کی ہیں اور وہاں پر لکھا جائے گا کہ آپ نے کتنی Adjournment Motions disposed of کی اور وہاں پر لکھا جائے گا کہ کتنے زیرو آر نوٹسز تھے جو آپ نے dispose of کئے۔ یہ ساری چیزیں مل کر اسمبلی کی کارروائی یا کارکردگی کا حصہ بنتی ہیں تو اس کے لئے میری آپ سے استدعا ہے کہ بجائے اس کے کہ ہم اس پر political scoring کریں، کوئی political scoring نہیں ہے منسٹرز کو پابند کیا جائے اور وہ یہاں تشریف لائیں۔ میں بھی چیف منسٹر صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا، یہ معاملہ اس طرح چل سکتا ہے اگر نہیں تو پھر جس طرح سمیع اللہ خان فرما رہے تھے جس لحاظ سے مرضی آپ اس کو constitute کر لیں کہ کوئی مرضی سے نہیں آتا، جان بوجھ کر نہیں آتا یا مصروفیات کی وجہ سے نہیں آتا تو کم از کم یہ بات طے ہونی چاہئے جہاں تک گورنمنٹ کی کارکردگی سے متعلق ہے تو میں صرف اتنا کہنا چاہوں گا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک منسٹر کی حد تک محدود نہیں overall collectively دیکھا جائے کہ تین سال کے بعد کیا اس گورنمنٹ کی کارکردگی ہے اور پانچ سال بعد جب ہم نے الیکشن میں جانا ہے تو لوگوں نے ہمیں ہماری کارکردگی پر ووٹ دینا ہے اور ہمیں پوری امید ہے کہ ہم انشاءاللہ تعالیٰ پرائم منسٹر جناب عمران خان اور چیف منسٹر جناب عثمان احمد خان بزدار کی قیادت میں سرخرو ہوں گے لیکن دو سال ابھی پڑے ہیں اس لئے میری آپ سے استدعا ہے کہ براہ مہربانی تھوڑا سا چیئر کو بھی ذرا سخت عمل اختیار کرنا پڑے گا تاکہ اس معاملے کو ٹھیک کیا جا سکے کیونکہ Now this is become an

embarrassment for the government, embarrassment for the opposition and embarrassment for the Assembly. اس کو حل ہونا چاہئے۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری ظہیر الدین صاحب! آپ بات کرنا چاہتے ہیں؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں آپ کے اور ہاؤس کے چند لمحات لوں گا اور میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، اجلاس کا وقت 5 منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! overall ہمارے ملک میں 9 سو کے قریب معزز ممبران ساری اسمبلیوں کے لئے چُنے جاتے ہیں اور الیکشنز میں حصہ لینے والے ممبران 3 ہزار کے قریب ہوتے ہیں اگر تین تین ممبران کی average لگائی جائے تو اُن میں سے جیتے ہوئے لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے چُنے گئے لوگوں میں سے ہوتے ہیں جو یہاں پر اس وقت 371 لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ 1 سال کے اندر 8 ہزار 7 سو 60 گھنٹے ہوتے ہیں اور اُس میں سے صرف 4 سو 40 گھنٹے اسمبلی ہوتی ہے 8 ہزار 7 سو 60 گھنٹوں میں سے اگر ہم 440 گھنٹے بھی ایوان کو نہیں دے سکتے تو پھر ہمیں سوچنا چاہئے کہ ہم جن لوگوں کی نمائندگی کرنے کے لئے منتیں کر کے ٹکٹ لیتے ہیں، منتیں کر کے ووٹ لیتے ہیں اور منتیں کر کے یہاں پر اپنی اپنی سیٹوں پر براجمان ہوتے ہیں یہ ذمہ داری ہر ایک کے اپنے سمجھنے کے لئے ہے اور جہاں تک کارکردگی کی بات ہے ان نامساعد حالات میں اپوزیشن کو بھی ساتھ لے کر چلتے ہیں اور اپوزیشن کئی جگہ پر ہماری قانون سازی میں ہمارے ساتھ معاون ثابت ہوتی ہے۔ آپ قانون سازی کو لے لیں کہ جتنی قانون سازی پنجاب اسمبلی میں ہوئی ہے یہ ایک land mark ہے اُس میں لاء منسٹر صاحب کا main حصہ ہے اور اس کے اوپر سپیکر صاحب کی توجہ اور جناب عثمان بزدار صاحب کی سرپرستی ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ہمارے یہاں آنے کی حاضری دینے کی main وجہ ہے وہ اپنی پارٹی سے commitment ہوتی ہے اُس کے اوپر بھی ہمیں قائم رہنا چاہئے ہم یہ چاہتے ہیں کہ کسی بھی طرح سے پرانا چھانگا مانگا کلچر نہ آئے، اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ کر قانون سازی کرنے کے لئے میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ہمارے جو allies ہیں جس میں جی ڈی اے، ایم کیو ایم اور پاکستان مسلم

لیگ(ق) ہے تو پاکستان مسلم لیگ(ق) اپنے معروضات پیش کرنے کے بعد ایک بہت بڑی قانون سازی کا حصہ بنی جو ایک mark land قانون سازی ہوئی ہے تو ہم آگے کی طرف چلے ہیں اب میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں:

آئین نو سے ڈرنا طرز کہن پہ اڑنا
منزل یہی کٹھن ہے قوموں کی زندگی میں

ٹیکنالوجی کی طرف جانے میں ہمارے اتحادیوں نے ہماری مدد کی ہے۔ جناب عمران خان کے ایجنڈے کو آگے بڑھایا ہے اُس کے لئے میں اپنے اتحادیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر جناب محمد بشارت راجہ صاحب! نے بڑا صحیح فرمایا کہ تمام سیکرٹریز کو question hour میں ہونا چاہئے اس میں کوئی دورائے نہیں ہے پہلے بھی چیئر اس بارے میں رولنگ دے چکی ہے regarding ministers سب کو notify کیا جاتا ہے کہ آپ کا آج بزنس ہے تو منسٹرز کو بھی یہاں ایوان میں ہونا چاہئے اگلا جو بھی زیرو آور ہو گا اُس میں منسٹرز صاحبان کو یہاں پر موجود ہونا چاہئے۔ اب laying of the reports پر جاتے ہیں۔ minister for law to lay the reports جی، لاء منسٹر جناب محمد بشارت راجہ!

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

رپورٹیں
(جو پیش ہوئیں)

جناب چیئرمین: جی، ابھی کچھ دیر بعد پوائنٹ آف آرڈر لیتے ہیں۔ جی، لاء منسٹر جناب محمد بشارت راجہ صاحب!

جنوبی پنجاب کی 190 یونین کونسلز کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ بابت سال 19-2018 کا پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS, COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr. Chairman! I lay the audit report on

the Accounts of 190 Union Councils of Punjab (North) for the Audit Year 2018-19.

MR. CHAIRMAN: The report has been laid and referred to the Public Accounts Committee 2 for examination and report within one year.

جناب چیئرمین: جی،لاء منسٹر جناب محمد بشارت راجہ صاحب! دوسری رپورٹ بھی ہے۔

میٹرو بس سسٹم لاہور کے لئے دریائے راوی پر پل کی تعمیر کے بارے کارکردگی آڈٹ رپورٹ سال 18-2017 کا پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS, COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja:) Mr. Chairman!I lay the Performance Audit Report on construction of Bridge over River Ravi for Metro Bus System, Lahore for the Audit Year 2017-18.

MR. CHAIRMAN: The report has been laid and is referred to the Public Accounts Committee 2 for examination report within one year.

جناب چیئرمین: جی، اجلاس کا وقت 5 منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں جی، جناب محمد معظم شیر اپنی تحریک التوائے کار نمبر 21/436 پیش کریں۔

سرکاری نوٹیفکیشن کے تحت خوشاب اور تھل کے پڑھے لکھے افراد کے کوٹا کو بڑھا کر سپیشل زون میں شامل کرنے کا مطالبہ

جناب محمد معظم شیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب چیئرمین بہت شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے

اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ سیکرٹری (ریگولیشن) محکمہ S&GAD حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن مورخہ 25 مئی 2018 کے مطابق صوبہ میں ایک سپیشل زون بنایا گیا ہے جو کہ ملتان ڈویژن، ڈیرہ غازیخان ڈویژن اور بہاولپور ڈویژن ہے۔ میانوالی و بھکر اضلاع کو اس زون میں شامل کیا گیا ہے۔ ان ڈویژن و اضلاع کو پسماندہ قرار دے کر ان اضلاع کے Bonafide رہائشیوں کو BS-16 اور اوپر کی 20 فیصد آسامیاں بھرتی کے لئے مختص کر دی گئیں جبکہ وزیر اعلیٰ نے اس کوٹہ کو بڑھا کر 35 فیصد کا اعلان کیا تھا۔ جس پر عملدرآمد نہیں ہوا اور اب بھی اس میں خوشاب کو شامل نہیں کیا جا رہا۔ کیونکہ ان سپیشل زون کے رہائشی ناخواندہ ہیں یہاں پر شرح خواندگی انتہائی کم ہے جبکہ حلقہ PP-84 خوشاب جو کہ خوشاب اور نور پور تھل کی تحصیلوں پر مشتمل ہے یہ تمام علاقہ جات ریگستان اور تھل پر مشتمل ہیں یہاں پر دور دور تک سکول اور کالج نہ ہیں جس کی وجہ سے یہاں پر شرح خواندگی ان سپیشل زون کے اضلاع سے بھی کم ہے۔ ان تحصیلوں کو بھی اس سپیشل زون میں شامل ہونا چاہیئے تھا۔ ایسا نہ کر کے ان تحصیلوں کے جو چند ایک پڑھے لکھے افراد ہیں ان کے ساتھ ظلم اور زیادتی کی ہے۔ جس کی وجہ سے ان میں اور ان تحصیلوں کے افراد میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ میں صرف ایک بات کرنا چاہتا ہوں؟

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے اب لاء منسٹر جناب محمد بشارت راجہ رپورٹ پیش کرنا چاہتے ہیں وہ اپنی رپورٹ پیش کریں۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

مسودہ قانون تھل یونیورسٹی بھکر 2021 کے بارے مجلس قائمہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! The Thal University Bhakkar Bill 2021 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہائر ایجوکیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، رپورٹ پیش ہوئی۔ اب طارق مسیح گل صاحب! اپنی سیٹ پر آ کر پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیں۔

(اذان جمعتہ المبارک)

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئرمین! شکریہ

جناب چیئرمین: طارق گل صاحب! جلدی بات کر لیں وقت ختم ہو رہا ہے۔

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئرمین! تقریباً کوئی آٹھ دس دن سے دو ٹی وی چینل کے ذریعہ سے مسیح قوم کے درمیان ایک عجیب قسم کی خبر گونج رہی ہے اور مسیح قوم کو چیرتی ہوئی علاقے میں رواں دواں ہے خبر یہ ہے کہ یوحنا آباد کے ساتھ ایک مسیح ادارہ ہے دارالحکمت کے نام سے ہے وہ ادارہ جس کے اندر یتیم، مسکین اور غریب لوگوں کو تعلیم دی جاتی ہے وہ ادارہ جو کہ چیرٹی کا ادارہ ہے اور چرچ کی پراپرٹی ہے اُس پراپرٹی کو آج Human Rights Cell Minority Affairs کے منسٹر کی فیملی سے تعلق رکھنے والے لوگ جن میں منسٹر صاحب کی Mrs اور اُن کا داماد شامل ہے۔ انہوں نے اس ادارے کو بیچنے کا agreement کر دیا ہے۔ یہ ادارہ کسی کی پراپرٹی نہیں بلکہ یہ چرچ پراپرٹی ہے اس کو بیچنے والا اور اس کو خریدنے والا سات سال کی قید بھگتے گا۔

جناب چیئرمین: گل صاحب! میرے خیال میں آپ اس پر تحریک التوائے کار لے آئیں تو یہ بہتر رہے گا۔

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئرمین! میں نے اس حوالے سے تحریک التوائے کار بھی دی ہوئی ہے۔ آپ کی مہربانی اس پر غور فرمائیں کیونکہ یہاں پر لاء منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں آپ ان کے knowledge میں بھی یہ بات لے آئیں تاکہ وہ اس پر ایک کمیٹی بنا دیں اور اس کے بعد ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کر لیں اگر وہ agreement cancel ہو سکتا ہے تو اس کو cancel کروا دیں۔

جناب چیئرمین: گل صاحب! آپ اس پر تحریک التوائے کار لے آئیں تو انشاءاللہ اس کو جلدی take up کر لیں گے۔

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئرمین! ان لوگوں کے خلاف کارروائی کی جائے تاکہ قوم میں جو بدامنی اور بے چینی کی خبر گونج رہی ہے اس کا خاتمہ کیا جا سکے۔

جناب چیئرمین: گل صاحب! جی، انشاءاللہ۔

The House is adjourned to meet on Monday, 22 November 2021 at 11.30 a.m.